بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

چھبیسواں پارہ

سورۃ الاحقاف 45، سورہ محمدؐ 47

بائیسویں تراویح

چھبیسویں پارہ کی تلاوت شروع ہے سورۃ الاحقاف سے ابتداء ہوتی ہے۔ احقاف کے معنی ریت کے اونچے اونچے ٹیلے۔ قرآن کی ساری تعلیمات کا مقصد مومن کے کردار اعلیٰ اخلاق کا وہ ذہن پیدا کرے جو صراط مستقیم پر خودبخود رواں دواں رہے۔ خدا کے خاص بندے قرآنی تعلیمات کا نمونہ ہوتے ہیں۔ دن رات صبح و شام خدا کا ذکر خدا کی تسبیح خدا کی منشاء مرضی کے مطابق کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ اللہ کے حقوق ہیں جو فرض ہیں اس کے بعد حقوق العباد فرض کیے گئے۔ ذمے داریاں ڈالی گئیں کہ وہ بھی لازمی ہے واجب کے درجہ ہیں۔ مگر والدین کی اطاعت خدمت ان کا حق خدا کے بعد بندہ پر فرض کیا گیا۔ زندگی میں بھی ان کی دل و جان سے خدمت کرو ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگا کرو۔ اسکے لیے صدقہ خیرات کرو۔ نیک اولاد سعادت مند اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہوتی ہے ان کے بعد دوسرے غریب قریب کے رشتہ داروں کا حق ہے۔ یہ سب حقوق العباد اسی طرح ضروری ہیں جس طرح حقوق اللہ کا تم اہتمام اور خیال کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اپنا سلام رحمت پہنچاتا ہے۔ مومن صالحین کو اس وقت تک کوئی غم و الم، تکلیف و رنج کی خبر نہیں سناتا جب تک کہ وہ واقعہ یا خبر اس پر واقع نہیں ہوجاتی۔ یہ سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے۔ اس سورت کا موضوع مشرکین مکہ سے مخاطبت ہے ان کے شکوک و شبہات کا مدلل جواب دنا ہے۔ ان لوگوں کی مثال بالکل عاد و ثمود کی قوم کی مثال ہے جو احقاف میں ان پر گذری تھی۔

28- اے اللہ کے رسول اللہ نے جنوں کی ایک جماعت کو تمہارا مطیع و پیروکار بنادیا ہے۔ وادیٔ نخلہ میں حضورؐ جب عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جنوں کی ایک جماعت ادھر سے گذری۔ انھوں نے قرآن سنا اور پھر اپنی قوم میں جا کر اس کی خبر کی اور جنوں کے وفود ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں اسلام قبول کرنے کے لیے آئے۔ اے خدا کے رسول تم انسانوں اور

جنوں کے لیے رحمت کے پیامبر ہو ہر نبی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہوا آیا ہے وہ تم سے بھی ہوگا اس پر صبر کرو اپنا کام انجام دیتے رہو۔ صبر صرف اولوالعزم والے ہی کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد قرآن کی 47 ویں سورت محمدؐ شروع ہوتی ہے۔ دنیا کے اچھے نیک عمل کا بدلہ سب سے اچھا ہے اگر وہ ایمان بالغیب آخرت کے یقین کے ساتھ کیئے گئے ہوں۔ وہ کام نیک صالح اچھے ہیں۔ جن کے پاس ایمان بالغیب اللہ پر وحدانیت کا یقین نہیں لیکن کام نیک عمل اچھے ہیں ان کے لیے بھی نیک جزا ان کے عمل کی ضرور ہے۔ محمدؐ صلعم کی رسالت و امامت کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ ایمان کی شرط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللہ ہے۔ قرآن ہدایت کی کھلی کتاب ہے اس میں تفکر، تدبر، غور و فکر ضروری ہے۔ بڑے بڑے راز ان آیات میں پوشیدہ ہیں اور خدا نے سب بیان کردیئے ہیں قیامت تک باقی رہنے والی کتاب کے اسرار و رموز ہر دور ہر زمانے میں حق اور سچے ثابت ہوتے رہیں گے۔ تم یہ جس قدر پڑھوگے سمجھوگے قرآن کے اسرار ظاہر ہوتے رہیں گے۔ ہر آیت ایک سمندر ہے جس کی جس قدر قابلیت صلاحیت ہوگی اس سمندر کے اندر سے موتی نکال کر لائے گا۔ قرآن کی ہدایت رسول اللہ کے عمل کی پیروی اور اطاعت تم کو کامیاب زندگی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ ہر وقت اپنے مومنوں کے ساتھ رہتا ہے۔ خدا کو راضی خوش رکھنے کے لیے صدقہ خیرات زیادہ سے زیادہ جاری رکھو۔ صاف ستھرا مال کسب حلال کی کمائی کی خیرات کرو اللہ کے کام میں صاف ستھری نیت صاف ستھرا مال لگاؤ۔ صدقہ خیرات گناہوں کو دھو ڈالتے ہیں مغفرت و بخشش کا ذریعہ بنتے ہیں۔ زندگی اعتدال و توازن کے ساتھ رکھو نہ فضول خرچی نہ اسراف۔ اس کے بعد قرآن کی 48 ویں سورت فتح شروع ہوتی ہے۔ صلح نامہ حدیبیہ سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ سبب بنی فتح مکہ کی۔ صلح حدیبیہ اگرچہ کہ معاہدہ صلح تھا مگر اس کو فتح کا نام دیا گیا۔ اس سورت کا حاصل اطاعت رسول اللہ ہے۔ اللہ راضی ہوا ان لوگوں سے جو اپنے رسول کی اطاعت میں اکٹھا ہو کر بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائے یہ ایک وعدہ واثق تھا کہ مسلمان اللہ کے رسول پر کامل اعتماد کرتے ہیں جب رسول اللہ پر کامل اعتماد ہوجائے تو دنیا کی ساری کامیابیاں، فتح مندیاں رسول اللہ کے قدموں میں نچھاور ہوجاتی ہیں۔ مسلمانوں کے دلی سکون اطمینان و تسلی کے لیے اللہ نے اپنے حبیب کی حمایت میں اپنا ہاتھ بھی بڑھادیا کہ یداللہ بھی تمہارے مومنوں کے ساتھ رسول خدا کے شریک فتح ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو بغیر رسول اللہ کی اطاعت و پیروی کے دنیا کی کامیابی تم کو نہیں حاصل ہوسکتی۔ خبردار! کبھی اپنے رسول کی مخالفت کا خیال تک دل میں آئے۔ رسول کی اطاعت اللہ

کی اطاعت ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 49 ویں سورت الحجرات شروع ہوتی ہے۔ اس سورت میں رسول اللہ کے آداب و احترام کو بیان کیا گیا۔ رسول اللہ کے صحابہ کی مجلس کے چند آداب احترام کے طریقے سکھائے گئے۔ رسول اللہ کو معمولی شخصیت مت سمجھو وہ دنیا کی عظیم خدا کی محبوب ترین شخصیت ہیں مسلمانوں کے لیے اعلیٰ اخلاق محبت، شفقت کی بے مثال شخصیت ہیں۔ ان کی قدر کرو ان کا احترام ملحوظ رکھو ان کی شان مرتبہ تمام انبیاء. بنی اسرائیل میں سب سے بلند و اعلیٰ ہے۔ ان کی مجلس میں آؤ تو دبے پاؤں ادب احترام سے آؤ۔ جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھو۔ بات کرو تو ادب سے دھیمی آواز میں بات کرو۔ رسول اللہ کے آگے زور زور سے چیخ چیخ کر بات مت کرو۔ اس سے تمہارے نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے چونکہ دین اسلام مکمل ہورہا تھا بنیادی تعلیمات دین اور شریعت مکمل کردی گئیں تھیں۔ اس لیئے آداب معاشرت، تہذیب، شائستگی، ادب احترام کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔ اسلامی فرد اور معاشرہ سے نکل کر اسلامی سوسائٹی اور اسلامی مملکت کی داغ بیل ڈالنا تھا اس لیے تہذیب و معاشرت کے طریقے بیان کیئے گئے۔ مسلم سوسائٹی ایک مہذب شائستہ سوسائٹی ہے اور ادب احترام چھوٹوں بڑوں کا لحاظ تقدس ضروری ہے۔ یہ اسلام کا ورثہ ہیں، اسلام کی اعلیٰ روایات ہیں مسلمان کو سب سے پہلا سبق صبر کا دیا گیا۔

تحمل ضبط قوت برداشت تہذیب و تمدن کا لازمی جز ہے اس کے بعد بندگی کی خاکساری عاجزی کے لیئے نماز کا دوسرا سبق دیا گیا۔ خدا کی اطاعت کرنے والے منکسر المزاج شائستہ سلجھے ہوئے لوگ ہیں رسول اللہ نے اعلیٰ اخلاق و کردار کا نمونہ قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی کو نمونہ بنا کر چھوڑا مسلمانوں کی آپس میں اختلافات ہوں لڑائی جھگڑے ہوں تو صلح کرادو۔ جو زیادتی کرے اس سے لڑو لوگوں کا تمسخر ہنسی مذاق نہ اڑاؤ۔ کسی کے دل کو نہ دکھاؤ۔ ایکدوسرے کو برے نام سے مت پکارو۔ کسی مسلمان کے عزت بدگمانی سے بچو۔ یہ گناہ ہے کسی پر بہتان مت باندھو اور نہ کسی کی غیبت کرو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ ہم نے تم کو مرد عورت توالد و تناسل سے پھیلایا خاندان قبیلے بنائے تاکہ تمہاری شناخت ہو۔ تمہاری عزت بزرگی بڑائی تمہارے نیک اعمال سے تقویٰ سے ہے خاندان قبیلے سے نہیں ہے۔ اس کے بعد قرآن کی 50 ویں سورت ق شروع ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی قسم ہے لوگوں کو تعجب ہے کہ ان کو ان ہی میں سے ایک ڈرانیوالا آیا ہے عجیب عجیب باتیں کرتا ہے کہ انسان موت کے بعد دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا

جائیگا۔ زمین مٹی ہے جسم کو کھا جاتی ہے مٹی کے اندر کیا تاثیر رکھی گئی ہے کوئی نہیں جان سکتا۔ صرف خدا جانتا ہے مٹی کے ذرات کی تاثیر لوحِ محفوظ کی کتاب میں موجود ہے مٹی کے ذرات جینز خلیہ کے بنیادی ذرات اپنے اندر محفوظ کر لیتے ہیں اس کا نمبر اس کا درجہ اس کی شناخت کا جوہر اس مٹی کے ذرات میں محفوظ ہوتا ہے جہاں مردہ دفن ہوتا ہے اللہ جب حکم دیگا زمین اپنے ذرات سے وہی شخص کو اکٹھا کر کے زندہ کر کے اٹھا دے گی یہ اللہ کا قانونِ حیات بعد الممات ہے۔

قدرت کے مشاہدات کا ذکر ہے کس کس کو جھٹلاؤ گے۔ پچھلی قوموں نے اپنے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا تھا ان کا انجام بھی قرآن نے سنا دیا۔ انسان کی فطرت میں شک و شبہ وہم، گمان موجود ہے۔ خدا تو اس کی رگِ جان سے بھی قریب ہے مگر انسان شک ہی میں رہتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ خدا اس سے دور ہے۔ دیکھ نہیں رہا ہے۔ بعض تو خدا کے وجود ہی کے منکر اور ملحد ہیں۔ انسان کی فطرت ہٹ دھرمی کو جانتے ہوئے اللہ نے دو فرشتے اسکے کندھوں پر دن رات بٹھائے رکھے ہیں کہ اس کے اعمال افعال لکھتے جائیں انسان کی دن رات ویڈیو فلم بنتی رہتی ہے، ہر بات ٹیپ ریکارڈ ہو کر ویڈیو کیسٹ تیار ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ سب دکھلایا جائیگا۔ کسی چیز کا وہ انکار ہی نہ کر سکے گا۔ ان کے علاوہ دو فرشتے اسکی حفاظت کے لیے دن رات مامور ہوتے ہیں۔ جب موت کی بے ہوشی غنودگی انسان پر طاری رہتی ہے تو انسان اس حالت میں موت کا عجیب منظر دیکھتا ہے جہاں جسطرف اسکو جانا ہے اس منظر سے انسان بھاگتا ہے۔ گھبراتا ہے موت کا فرشتہ جب آ کر روح قبض کرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ یہ دو محافظ فرشتے ساتھ مردے کی روح لے کر آسمان کیطرف چلے جاتے ہیں۔ آسمان سے علیین سجین کے دفتر سے اس کے اعمال نامے جواب دیں گے اس کے مطابق اس کا مقام قبر میں متعین ہوگا قبر میں منکر نکیر آ کر سوالات کریں گے یہ وہ منزل ہے جس سے انسان زندگی میں کچھ نہ جاننا چاہتا تھا۔ بھاگنا چاہتا تھا۔ غافل رہا تھا۔

مومنو! اس وقت سے پہلے اپنے اعمال کی اصلاح کر لو۔ کراماً کاتبین تمہارے کندھوں پر کیمرے لیے ہوئے تمہاری ہر حرکت کی فلمیں روز بناتے رہتے ہیں اعمال نامہ لکھتے جاتے ہیں خبردار ان سے بے خبر نہ رہنا اپنی اصلاح عمل کرتے رہنا موت کا وقت متعین ہے موت سے پہلے توبہ استغفار کر لو اعمال ٹھیک کر لو۔ قرآن نصیحت ہے اس کو پڑھتے رہا کرو اس سے رہنمائی ملتی رہیگی۔ اعمال کی اصلاح کر لو۔ آخرت کی تیاری کے لیے زادِ راہ پاس رکھو۔ مومنوں

سے کے لیے آخرت کا یقین ضروری ہے حیات بعد الممات سورۂ ق کا بنیادی سبق ہے حرف قرآن کی تعبیر کرتا ہے۔ اس کے بعد قرآن کی 51 ویں سورت الذاریات شروع ہوتی ہے آخرت کا یقین اس سورت کا موضوع ہے اس سورت میں قیامت کی ہولناکی کا منظر پیش کیا گیا ہے وہ دن ضرور آنیوالا ہے۔ اس دن سے پہلے اعمال درست کرلو۔ توبہ استغفار کرلو۔ فیصلے کا دن جب فیصلہ سنایا جائیگا تو پھر سزا و جزاء دونوں ساتھ ساتھ پورے ہوں گے۔ انسان صرف عبادت کے لیے پیدا کیا گیا۔ جنات بھی عبادت کے لیئے اور مخلوقات بھی اپنی اپنی زبانوں میں خدا کی حمد ذکر و تسبیح کرتے رہتے ہیں کائنات ساری خدا کی حمد و پاکی ذکر میں مشغول ہے صرف انسان خدا کو بھولا ہوا ہے۔